بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ ۱۸/۸

دین پر عمل کرنے کی برکتوں کو دیکھنے کے لیے دُنیا سفر کر کے آئے گی!

از حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی صاحب

نومبر ۸۳ء ۱۹ میں حضرت مولانا سیّد ابوالحسن ندوی نے مالوہ، اجین اور اندور کا دورہ کیا تھا اس میں آپ نے ملک کے تیزی سے بدلتے ہوئے حالات، اخلاقی بحران، مسلم معاشرے کی تشویش انگیز کمزوریوں اور بیماریوں کی نشاندہی اور ان کا علاج بتایا تھا۔ اس سلسلہ کی آخری تقریر ۲۸ نومبر کو آپ نے کی تھی اور دین و شریعت اور رضائے الٰہی کی قیمت بتائی تھی۔ یہ تقریر ہدیۂ قارئین ہے (ادارہ)

دین کا اصل موضوع اور رضائے الٰہی کی قیمت

میرے بھائیو اور دوستو!

آپ جانتے ہیں کہ اللہ کا یہ دین جو خدا کے پیغمبر اپنے اپنے زمانہ میں اور اشرف المرسلین و سید الاولین والآخرین خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری بار اور ہمیشہ کے لیے لے کر

www.abulhasanalinadwi.org

آئے۔ اس دین کا اصل موضوع ہے آخرت میں انسان کو اللہ کی رضا اور اس کے انعام سے سرفراز کرنا اور آخرت کی ابدالآباد کی زندگی کو، ہمیشہ رہنے والی زندگی کو، کبھی نہ فنا ہونے والی زندگی کو پُر راحت نہیں پُر عشرت بنانا اور آخری ترقیوں تک اور ان نعمتوں تک جن کا تصوّر بھی اس دنیا میں ممکن نہیں ہے اور جن کے متعلق آتا ہے کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی دل میں خیال گزرا، ان نعمتوں تک پہنچانا، اصل موضوع اس کا اس آخرت میں اس زندگی کے بعد کی زندگی میں راحت اور لذت اور عزت اور دوام عطا کرنا ہے پھر " لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ " کا معاملہ ہوگا، یعنی نہ وہاں کوئی خوف ہوگا نہ غم، خوف کیا ہے؟ آئندہ کا کھٹکا کل کیا ہوگا؟ پیسہ نہ رہا تو کیا ہوگا؟ کوئی بیمار ہو گیا تو کیا ہوگا؟ کوئی عزیز مر گیا تو کیا ہوگا؟ کوئی حملہ ہو گیا تو کیا ہوگا؟ قحط سالی ہوئی تو کیا ہوگا؟ طوفان آگیا تو کیا ہوگا؟ کوئی ذلیل کرنے کے درپے ہوا تو کیا ہوگا؟ اور سب سے آخر میں یہ ہے کہ موت آئے گی تو کیا ہوگا؟ اور حزن ہوتا ہے ماضی پر، گزشتہ پر، ہائے حسرت یہ کام کیوں کیا، یہ چُوک کیوں ہو گئی، یہ انتظام کیوں نہیں کر لیا، یہ بات پہلے کیوں سمجھ میں نہیں آئی، تو جنت میں دونوں چیزیں نہیں ہوں گی، " لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ " نہ آئندہ کا کھٹکا، نہ پچھلے کا افسوس، اس کی کھٹک اور خلش اور پھر اس کے ساتھ سب سے بڑھ کر " وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ " اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی

www.abulhasanalinadwi.org

ہو گی، اس کا ذائقہ تو وہی کچھ سمجھ سکتا ہے جس کے دل میں کسی کی محبت ہو اور کسی کی عزت ہو، محبت تو اس لیے کہ محبوب کی ذرا سی پسندیدگی اس کا دیکھ لینا، یہی انسان کے لیے جس کو اللہ تعالیٰ نے محبت سے حصہ عطا فرمایا ہو، بس آخری کامیابی ہے اور عزت اس لیے کہ جب کوئی معزز آدمی کسی سے خوش ہو جاتا ہے، خوشی کا اظہار کرتا ہے، تعریف کرتا ہے، تو پھر آدمی پھولے نہیں سماتا، اس کے پاؤں زمین پر نہیں پڑتے، بہت سی اس کی مثالیں ہیں، پہلے انگریز حکام کے زمانہ میں ریاستوں کے زمانہ میں ایسا ہوا کرتا تھا کہ وہاں سے آئے اور کہا "مہاراجہ صاحب ہنس کر بولے تھے اور مہاراجہ صاحب نے یہ کہا تھا کہ خیریت ہے؟ کہتے ہوئے ہاتھ بھی ذرا سا اٹھ گیا تھا اور ہونٹوں پر تھوڑی مسکراہٹ بھی تھی، اس وقت بہت آدمی بیٹھے تھے، لیکن مہاراجہ صاحب نے میری ہی طرف دیکھا اور فرمایا کہ کہو قاضی صاحب مزاج اچھا ہے؟ بال بچے اچھے ہیں؟" ایک صاحب کا واقعہ یہ ہے کہ گھر آئے تو بات نہیں کرتے تھے، بیوی بچوں نے کہا کہ کیا بات ہے؟ کوئی تکلیف ہو گئی؟ بہت مشکل سے بولے کہ میں حاکم سے بات کر کے آیا ہوں، اب اس منہ سے کسی سے بات کرنے کو جی نہیں چاہتا، جیسے کوئی بہت مزے دار چیز کھائی ہو تو اس کے بعد کوئی کڑوی چیز یا دوا کھلائے تو آدمی کہتا ہے منہ کا مزا خراب ہو جائے گا ابھی مزا آ رہا ہے اس کا، تو انہوں نے کہا کہ اب حاکم سے بات کر کے آیا ہوں، اب کس سے

www.abulhasanalinadwi.org

بات کروں، بات کرنے کو جی نہیں چاہتا، یعنی وہ جو عزت ملی تھی وہ جاتی رہے گی، وہ لذت جو حاصل ہوئی تھی جاتی رہے گی۔

آخرت کی عظمت و وسعت

میرے دوستو! وہ آخرت اس کا تو ہم تصور ہی نہیں کر سکتے، ماں کے پیٹ میں جو بچہ ہو اس سے آپ کہیے یا ابھی پیدا ہوا ہو، اس سے کوئی اگر بات کر سکتا ہو، اور وہ بات سمجھ سکتا ہو تو اس سے کہے کہ بیٹا! جب تم دنیا میں آؤ گے تو بڑا وسیع میدان ہوگا، ہزاروں ہزار میل کا، وہاں باہر ہوائیں چل رہی ہوں گی، اور پانی برسے گا، وہاں پر ریلیں چلتی ہیں، اور وہ بچہ بے چارہ ماں کے پیٹ میں کیا سمجھے کہ ریل کیا بلا ہوتی ہے، ریل کا ہے پر چلتی ہے اور کتنی تیز چلتی ہے اور تو اور ہوائی جہاز اڑیں گے، بچہ ماں کے پیٹ میں ہے اور یہ اس سے کہہ رہا ہے کہ ایسا بھی وقت آسکتا ہے کہ ہوائی جہاز میں بیٹھو گے۔ بالکل ایسے ہی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر آخرت کا معاملہ ہے۔

یہ تو اللہ تبارک تعالیٰ کی قدرت ہے اور اس کی مصلحت ہے کہ اتنا بھی ہماری سمجھ میں آگیا، ورنہ ہماری سمجھ میں آنے والی بات ہی نہیں ہے کہ اس زندگی کے بعد کی زندگی میں کیا ہوگا، کیا ملے گا، وہ کتنی وسیع ہوگی "عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ" اس کی وسعت میں زمین و آسمان ایسے ہیں جیسے سمندر میں کوئی کنکری سنگی ڈال دے، یہ بھی پتہ نہیں چلے گا، گئی کہاں؟ تو ایسے ہی یہ ساری دنیا۔ حدیث میں

www.abulhasanalinadwi.org

آتا ہے "موضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیہا" ایک کوڑا رکھنے کی (پھیلا کر نہیں، کھڑا کر کے) رکھنے کی جگہ ساری دنیا سے وسیع ہے، تو اس آخرت کا تو کیا کوئی تصور کر سکتا ہے اور پھر آخری بات یہ ہے کہ "وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ" اللہ کی رضا کہ جب بندوں کو معلوم ہوگا، جنت میں اللہ راضی ہوا، میرا مالک یہاں راضی ہے رب مجھ سے خوش ہے، اب ناراضگی کا کوئی کھٹکا نہیں اس کی لذت کو، اس کی عزت کو تو کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا۔

تو دین کا اصل موضوع ہے اس آخرت میں کامیابی دلانا، اس آخرت کے خطروں سے بچانا، اچھی طرح سمجھ لیجئے، اس آخرت کا عیش نصیب کرنا، اس آخرت میں زندگیٔ دوام، ہمیشہ رہنے والی، کبھی فنا نہ ہونے والی زندگی عطا کرنا ہے، اللہ فرماتا ہے "لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْھَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَۃَ الْاُوْلٰی" جب اس دنیا سے جانے لگیں گے تو ایک ہی مرتبہ موت کا تجربہ ہوگا، اور اس کے بعد موت کا کوئی امکان نہیں، پھر موت نہیں آئے گی، یہ دین کا اصل موضوع ہے، اس لیے کہ دین جتنا بڑا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس سے جتنا خوش ہوتا ہے، اس کے انعام کی اس دنیا میں کوئی گنجائش نہیں، اس دنیا میں تو بہت چیزوں کی گنجائش نہیں، کتنے آدمی ہیں جن کو شادی مرگ ہو جاتی ہے ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ برداشت نہیں کر سکے اور دم نکل گیا، تو اللہ تعالیٰ کے اصل انعامات کی تو اس دنیا میں گنجائش نہیں، اس لیے اس نے آخرت

www.abulhasanalinadwi.org

رکھی ہے۔

وہ جنّت حقیقی جنّت ہے، اور وہ زندگی حقیقی زندگی ہے، اور وہ گھر حقیقی گھر ہے۔

دین پر عمل کرنے سے دنیا میں بہشت کا مزہ

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس دین میں یہ خاصیت رکھی ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو اس زندگی میں بھی جنّت کا کچھ لطف آنے لگے۔ عارفوں کو تو چھوڑیئے وہ تو کہتے تھے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ہم کیا عیش کر رہے ہیں، کس لطف میں ہیں تو ہمیں بیٹھنے نہ دیں، تلوار لے کر ہم پر حملہ کریں اور کوئی اللہ کا بندہ کہتا تھا کہ میرا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے، مجھ سے کیا چھین سکتا ہے، میری جنّت میرے سینہ کے اندر ہے، میں کھڑا ہوں تو جنّت، میں بیٹھوں تو جنّت، "جنّتی فی صدری" میری جنّت میرے سینہ کے اندر ہے، متوسط درجہ کے مسلمانوں کو بھی اس زندگی میں وہ راحت وہ عزّت، وہ سکون حاصل ہو سکتا ہے کہ جس کی غیر مسلم جو دین سے ناآشنا ہیں، تصور نہیں کر سکتے، مگر شرط یہ ہے کہ اس دین پر عمل کریں، اور وہ دین محض قومیت کا دین نہ ہو، رجسٹر میں نام لکھانے کا دین نہ ہو اور فائدے حاصل کرنے کا دین نہ ہو کہ مسلمان کے گھر میں اس کی وجہ سے شادی ہو جاتی ہے۔ رشتہ ہو جاتا ہے، اور عید بقر عید میں ملنے کا مزہ آتا ہے، اور شادی بارات میں پوچھے جاتے ہیں، بلائے جاتے ہیں، یہ

www.abulhasanalinadwi.org

دین اس کا نہ ہو، اس دین سے راحت نہیں حاصل ہو گی۔ اس دین سے کوئی سکون نہیں ہو گا، اس دین سے کسی بستی میں رحمت و برکت نازل نہیں ہو گی اور آفتیں دور نہیں ہوں گی، دین جو محض فائدہ اٹھانے کے لیے نہ ہو بلکہ بندگی کا دین ہو، شریعت میں جو حکم ہو اس کو ماننے ایسی بستیوں کا پھر حال یہ ہو گا جو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (الاعراف: ۹۶)

ترجمہ اگر بستیوں والے کچھ ہم سے ڈرتے اور ہمارا پاس کرتے اور ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمانوں اور زمین کی برکتوں کے دہانے کھول دیتے۔

اور کہیں آتا ہے:

لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ۔ (المائدہ: ۶۶)

ترجمہ اپنے اوپر سے بھی کھاتے اور پاؤں کے نیچے سے بھی کھاتے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس دنیا میں بھی، دین کا جو مقام ہے، جو مرتبہ ہے، اللہ تعالیٰ کے یہاں جو اس کی عزت ہے، اس کا تو تقاضا یہ ہے کہ آخرت ہو، اور آخرت میں وہ سب کچھ ملے، اس لیے اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کی، اس کی خوشنودی کی یہاں سمائی نہیں، آپ ایک سیارہ پر آباد ہیں، جو سب سے چھوٹا سیارہ ہے، اگر دوسرے سیاروں کو آپ دیکھیں، ان کے رقبہ کو آپ معلوم کریں، اور ان کی تعداد معلوم

www.abulhasanalinadwi.org

کریں۔ تو معلوم ہو کہ یہ زمین ایک ذرّہ ہے اس نظام شمسی میں، یہ زمین حقیر ترین چیز ہے، اس پر ہم اور آپ اتنے ریجھ رہے ہیں، معلوم نہیں کیا کیا دعوے کر رہے ہیں، تو اللہ تعالیٰ کی کائنات اتنی وسیع ہے کہ جس کا آپ کوئی تصور ہی نہیں کر سکتے "فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ" وہ فاصلہ ہے کہ یہاں کی ہر چیز جب وہاں جاتی ہے تو آپ کے حساب سے پچاس پچاس ہزار برس، اور کم سے کم ایک ہزار برس لگ جاتا ہے اور ابھی خلا میں جو لوگ گئے ہیں وہ اس طرح کے حسابات بتاتے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰىٓ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (الاعراف : ۹۶)

ترجمہ: اگر ان بستیوں کے لوگ ایمان لے آتے اور پرہیزگار ہو جاتے، تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکات (کے دروازے) کھول دیتے۔

دین پر عمل کرنے کی برکتوں کو دیکھنے کے دنیا سفر کر کے آئے گی!!

خدا کی قسم، اگر مسلمان کسی بستی میں خلوص کے ساتھ، سنجیدگی سے اور ایمانداری کے ساتھ شریعت پر عمل کریں تو جنت کا ایک نمونہ یہیں اللہ تعالیٰ دکھا دے آپس میں وہ محبت ہو، دلوں میں وہ اعتماد ہو، وہ اطمینان ہو، ایسی سکھ کی نیند سوئیں، ایسے آرام کے ساتھ اپنا کام کریں، ہر کام بنتا چلا جائے، ہر چیز میں برکت ہو کہ لوگ باہر سے آ کر جیسے سینیٹوریم

www.abulhasanalinadwi.org

میں لوگ جاتے ہیں، صحت افزا مقامات پر جاتے ہیں، اسی طرح یہ دنیا کے مارے ہوئے لوگ، یہ جن کا قیمہ کر دیا گیا ہے، جن کے دل و دماغ کا قیمہ کر دیا گیا ہے، جن کو سکون نصیب نہیں ہے، امریکہ و یورپ کے لوگ جن پر خدا کا عذاب نازل ہوا ہے بشکل دولت، بشکل طاقت، بشکل وسائل، بشکل ترقیات، وہ لوگ سانس لینے کے لیے آئیں گے ایسی بستیوں میں اور بڑی سے بڑی قیمت ادا کریں گے کہ ایک درخت کے نیچے ہم کو آپ چار گھنٹے رہنے دیجئے کہ ہم اس فضا میں سانس لے لیں تاکہ جب ہم یہاں سے جائیں تو ہمارے اندر ایک طاقت ہو۔

دین پر ناقص عمل اور شریعت کے حصے بخرے

مگر کیا کہیں کس سے فریاد کی جائے کہ مسلمانوں نے اس شریعت کی قدر ہی نہیں کی، اللہ کے رسول کی لائی ہوئی اس نعمت کی قدر ہی نہیں کی، کہیں ایک چیز ہے تو چار چیزیں نہیں، کہیں چار چیزیں ہیں تو دس چیزیں نہیں۔ نماز ہے تو روزہ نہیں، کہیں روزہ ہے تو نماز نہیں۔ کہیں نماز روزہ دونوں ہیں تو زکوٰۃ نہیں اور کہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ ہے تو حج نہیں، اور کہیں یہ چاروں چیزیں ہیں تو آپس میں جو حقوق ہیں مسلمانوں کے جن کا ادا کرنا ضروری ہے، ان کا ذکر نہیں، کہیں عقائد درست ہیں تو عبادات درست نہیں اور اگر عقائد و عبادات درست ہیں تو معاملات درست نہیں، گھر گھر ناچاقی بھائی بھائی کے خون کا پیاسا، اس کی عزت و آبرو کے درپے کہیں

www.abulhasanalinadwi.org

جعلی مقدمہ، کہیں افیون رکھوا دی، کہیں چرس اور بھنگ رکھوا دی، کہیں کوکین رکھوا دی، پکڑوا دیا۔ یہ مسلمانوں کی بستیوں میں ہو رہا ہے، انشاء اللہ آپ کی بستی اس سے محفوظ ہو گی اور مجھے کچھ معلوم بھی نہیں، میں تو اچھی ہی باتیں یہاں کے متعلق سنتا رہا، بہت سفر کرتا رہتا ہوں، جس بستی میں گیا وہاں شکایت سنی کہ صاحب بس یہاں پوچھئے نہیں، جو حالت ہو رہی ہے۔ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکتا، اللہ کی شریعت کی یہ قدر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی یہ قدر، کہ ایک چیز پکڑی اور چار چیزیں چھوڑیں، آج کوئی بستی دنیا میں، روئے زمین پہ یہ کر کے دکھا دے، تو دیکھئے وہاں ٹکٹ لگ جائے، سینکڑوں ہزاروں روپے کا ٹکٹ جائے داخلہ کا، یہ بھی مجبوری ہے کہ اگر سب کو آنے دیا جائے تو پھر آدمی بیٹھ کیسے سکے گا، عورتیں کیسے رہ سکیں گی، بچے کیسے کھیل سکیں گے، اس لیے ٹکٹ لگایا جائے، انتظاماً کہ یہاں قدم رکھنے کے لیے پانچ سو روپیہ ۵۰۰ کی فیس داخل کرو، تو یہاں تم آسکتے ہو اور یہاں سے گزر جاؤ ایک مرتبہ، ایسی وہ زمین متبرک بن جائے گی، مگر افسوس ہے کہ سب کچھ کریں گے مسلمان، ہزار تدبیر کریں گے کافر بھی بتا دے کہ یہ آرام کا طریقہ ہے تو اس کو اختیار کریں گے لیکن اللہ کا رسول جو کہتا ہے کہ اس میں آرام ہے، اس میں راحت ہے، اس میں عزت ہے، اسی کو نہیں اختیار کریں گے، بھلا تبلائیے! اس ناقدری کی بھی کوئی حد ہے کہ اگر کوئی حکیم کہہ دے، ڈاکٹر کہہ دے، کوئی غیر مسلم اکسپرٹ

www.abulhasanalinadwi.org

کہہ دے، کوئی سیاسی لیڈر کہہ دے کہ دیکھو یہ کرو تو کرنے کے لیے تیار، ہزاروں روپے خرچ کرنے کے لیے تیار، لیکن اللہ کا محبوب رسولؐ یہ کہتا ہے کہ اس میں تمہارا فائدہ ہے، اس میں تمہارا نقصان ہے اس کو نہیں مانیں گے۔

اُمّتِ محمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

ہمیں شکایت ہے صاحب مسلمان ہی ہر جگہ ذلیل ہیں، مسلمان ہی ہر جگہ مارے جاتے ہیں، مسلمان ہی ہر جگہ پریشان ہیں، وہ جیسے کوئی اپنا مریض ہوتا ہے تو اس کو بدپرہیزی نہیں کرنے دی جاتی، اس طریقہ سے اس اُمّتِ مرحومہ اُمّتِ محمدیؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ یہ ہے کہ پاؤ گے تو اس راستہ سے پاؤ گے، تمہارے لیے راستہ یہ مقرر ہے، یہ محبت کا راستہ تھا، یہودیوں کا مرض کیا تھا؟ ان کو جو کچھ ملا وہ دین کے راستے سے ملا، نبوت کے راستے سے ملا، لیکن خدا کے بندے اسی راستے کے باغی تھے، وہ دوسرے راستوں سے عزت چاہتے تھے، اسی لیے "اَلْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ" کہا کہ خدا کا غضب ان پر ہو، ہم نے ان عزت دی،

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۔ (البقرہ - ۱۲۲)

ترجمہ اے بنی اسرائیل میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیے اور یہ کہ میں نے تم کو اہلِ عالم پر فضیلت بخشی۔

www.abulhasanalinadwi.org

دو مرتبہ تین مرتبہ کہا اور اس کے بعد " اَوْفُوا بِعَهْدِيْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ (تم میرے عہد کو پورا کرو، میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا) انہوں نے کہا، اب آپ ہی اپنا عہد پورا کیجیے، ہم تو نہیں عہد پورا کریں گے۔

عقائد و عبادات میں مسلمانوں کا طرزِ عمل

مسلمانوں کا حال یہ ہو رہا ہے کہ پوری شریعت پر نہیں چلتے، بھئی ایک حکیم کے نسخہ ہی میں آپ ترمیم کر کے دیکھ لیجیے کہ کیا انجام ہوتا ہے، کیا حکیم اور کیا اس کا نسخہ؟ لیکن چار چیزیں دی تھیں، ہر دوا جو اس میں تھی، ہر جز جو تھا وہ کسی مصلحت سے تھا اب آپ نے اس میں کتر بیونت شروع کر دی اور کہا چار چار چیزیں کیا کریں، بس دو ہی چیزیں کافی ہیں، اب کہتے ہیں کہ صاحب نزلہ نہیں گیا، پیٹ کا درد نہیں گیا، تو حکیم کے نسخہ میں ترمیم کرنے سے تو آپ کو یہ نقصان پہنچتا ہے اور کوئی عقلمند آدمی نہیں کرتا، اور اللہ کے رسول کے بتائے ہوئے نسخہ میں ترمیم صاحب عقائد لیں گے، عبادات سے مطلب نہیں، عبادات لیں گے، عقائد سے مطلب نہیں، عقیدہ اور عبادت کا حال یہ ہے کہ ؎

کرے غیر گر بُت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہرِ سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

www.abulhasanalinadwi.org

وظیفے جتنے چاہو پڑھوا لو، لیکن اگر یہ کہو کہ نہیں اس میں شرک ہے، یہ بدعت ہے، یہ خلافِ شریعت ہے، تو آپ کو اس سے مطلب نہیں، یہ شریعت پر چلنا ہے؟ اس کا نام اطاعت ہے؟ یہی تو یہودیوں نے کیا تھا، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے اہلِ کتاب تمہارا کام نہیں چلے گا جب تک کہ تم پوری کتاب پر نہ چلو، سورۂ مائدہ میں دیکھئے فرمایا کہ نہیں، تمہیں پوری کتاب پر عمل کرنا ہے، تمہیں پورے دین پر چلنا ہے، جب جاکر کام بنے گا، تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ دین کی قدر تو آئے گی آخرت میں اس کو تو کوئی بیان ہی نہیں کر سکتا، دنیا میں بھی اس کا مزہ دیکھئے۔

ہم نے اپنی زندگی سے لوگوں کو اسلام سے دور کیا

آج ہم مسلمانوں کی زندگی اگر اسلامی ہوتی تو یہ ملک اسلام سے اتنا نا آشنا ہوتا؟ یہ اسلام سے اتنا متنفر ہوتا؟ ہرگز نہ ہوتا، مگر لوگ کہتے ہیں کہ تمہاری ہی زندگی مسلمانوں کی نہیں، تمہارے گھر جو نا اتفاقیاں ہیں، جو مقدمہ بازیاں ہیں، وہ ان سے زیادہ ہیں، ہم جتنی ناسمجھی کرتے ہیں، اور جتنے عقل کے خلاف کام کرتے ہیں، وہ نہیں کرتے، ہم جتنے سست ہیں، غافل ہیں بے کار ہیں، وہ نہیں ہیں، ہم جتنے جاہل ہیں، بے پڑھے ہیں، وہ نہیں ہیں، تو کیا کشش ہو کہ وہ اسلام کی طرف راغب ہوں، جہاں کہیں کوئی بستی ایک نمونہ کی بستی بن جاتی تھی، وہاں دیکھ لیجئے، اسلام کس طرح پھیلتا تھا، انڈونیشیا میں کیا ہوا؟ یہ جو آپ سنتے ہیں کہ مسلمان اکثریت میں ہیں، یہ صورت کیا ہمیشہ سے تھی؟ یہ تو

www.abulhasanalinadwi.org

بحرِ ہند کے جزیرے ہیں۔ عرب سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا، اور جزیرے کی طرح جزیرے ہیں، توبہ توبہ سیکڑوں، ہزاروں جزیرے ہیں، جن کے مجموعہ کا نام انڈونیشیا ہے، اور وہاں اسلام ایسا پھیلا کہ تھوڑے سے وہاں غیر مسلم ہیں، باقی سب مسلمان ہیں، وجہ کیا؟ وہاں جو عرب تاجر گئے دکان کھول لی، وہاں بیٹھ گئے، ان کی صورت دیکھ کر، سیرت دیکھ کر، ان کے اخلاق دیکھ کر، ان کی ایمانداری دیکھ کر، ان کی اللہ کے یہاں مقبولیت دیکھ کر اور ان کی دعاؤں کی مقبولیت دیکھ کر، ملک کا ملک مسلمان ہو گیا، عرب تاجر اور عرب صوفی، اللہ کا نام سکھانے والے دو ہی طبقے ہیں، جنہوں نے ہر جگہ اسلام پھیلایا ہے ــــ وہاں انڈونیشیا میں، ملیشیا میں اور یہاں ہندوستان میں انہی دو طبقوں نے اشاعتِ اسلام کا کام کیا، خود مشرقی بنگال جو ہندوستان کا بالکل مشرقی حصہ ہے، انہیں لوگوں کی کمائی ہے۔

احکامِ شریعت پر عمل نہ کرنے کی نحوست

یہ بھی شرفاء کی ایک بستی ہے یہ بھی سمجھ دار لوگوں کی اور تعلیم یافتہ لوگوں کی ایک بستی ہے، اور بھی ہر طرح کے لوگ ہیں، دین پر پورا عمل تو بہت بڑی بات ہے، اللہ نصیب کرے لیکن دین پر عمل کرنے کی سنجیدہ کوشش کریں، ایمانداری کے ساتھ دین کے تمام شعبوں پر، ہم نے اچھے اچھے گھروں میں دیکھا ہے، سب کچھ ہے لیکن ترکہ تقسیم نہیں ہوتا شرعی طریقہ پر، نتیجہ یہ ہے کہ فساد کا ایسا بیج بو دیا گیا ہے کہ پشتوں تک وہ ختم نہیں ہوتا، بس بھائیو! یہی کہنا ہے کہ اصل تو اس دین کا فائدہ اور اس دین کی

www.abulhasanalinadwi.org

برکت تو ظاہر ہوگی مرنے کے بعد، آنکھ بند ہوئی اور پتہ چل گیا کہ نماز کیا دلا رہی ہے اور کلمہ کیا دلا رہا ہے، اور کہاں ہو تم، اللہ نصیب کرے ہر مسلمان کو، ہم کو اور آپ کو خاص طور پر، لیکن اس دنیا میں بھی اس شریعت کی برکت ظاہر ہو کر رہتی ہے۔

عقائد اور اعمال کی تاثیر اور معاصی کے نتائج و اثرات

جب اللہ تعالیٰ نے سنکھیا میں اثر رکھا ہے ہزاروں برس سے، آج بھی کوئی سنکھیا کھائے، صاحب پرانی باتیں ہیں، کسی نے لکھ دیا ہوگا، سنکھیا کو بہت عرصہ ہو گیا اب کہاں کوئی سنکھیا سے مرتا ہے، کوئی تجربہ کر کے دیکھے اس کا تجربہ تو کوئی نہیں کرے گا، میں کہتا ہوں کہ گل بنفشہ اور برگ گاؤزباں اور عناب ولائتی سیکڑوں برس سے یہ بتایا جاتا ہے کہ گل بنفشہ کی یہ تاثیر ہے، اور برگ گاؤزباں کی یہ، اور خطمی کی یہ، اور خبازی کی یہ اور فلاں کی یہ اور آج تک اس میں تاثیر موجود ہے اور جب ان دواؤں میں یہ تاثیر سینکڑوں ہزاروں برس سے چلی آرہی ہے، طب یونانی کب تھی؟ یونان کہاں تھا؟ کب تھا؟ یہ حضرت مسیح علیہ السلام سے بھی پہلے کا زمانہ ہے، یونان کے عروج کا زمانہ، حضرت مسیح کو دو ہزار برس کے قریب ہو گئے، تو حضرت عیسیٰؑ سے بھی معلوم نہیں کتنے سو برس پہلے یونان کا عروج ہوا ہے، اس وقت ان لوگوں نے یہ خاصیتیں دریافت کی تھیں دواؤں کی، ہمارے یہاں طب یونانی چلی آرہی ہے، بعد میں عربوں نے اس میں بڑا اضافہ کیا، مگر اس کی اصل جو ہے وہ یونانی ہے، تو یونانی حکماء جو کہیں وہ تو آج تک پورا ہو، اور اللہ کے رسولؐ جو کہیں، اور ابھی جن کو زمانہ بھی اتنا نہیں گزرا اور اس میں ہم کو شک ہو، یہ کیسا ایمان ہے؟ کہاں کا ایمان ہے؟ کہ گل بنفشہ کے اثر

www.abulhasanalinadwi.org

پر تو ہمیں ایمان ہے اور اللہ کے رسول ؐ کا کہنا کہ "سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم، جو ہے "کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن۔" یہ زبان پر ہلکے اور اللہ کی ترازو میں بھاری اور اللہ کو بہت محبوب ہیں یہ۔ "سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم" اس پر ہمیں اعتماد نہیں؟ ترکہ تقسیم کرنے سے یہ برکت ہوتی ہے، ہمارا اس پر عقیدہ نہیں، گناہ میں یہ یہ خاصیت ہے، بعض گناہ ایسے ہیں جن سے وبائیں پیدا ہوتی ہیں، بعض گناہ ایسے ہیں جن میں رزق میں برکت اٹھ جاتی ہے، بعض گناہ ایسے ہیں ان سے موتیں جلدی ہونے لگتی ہیں، زندگیاں کم ہوتی ہیں۔ حضرت تھانوی قدس سرہ کا رسالہ دیکھئے "جزاء الاعمال" اس میں دیکھئے کہ کن کن اعمال پر کیا کیا اثرات شریعت کی طرف سے بتائے گئے ہیں کہ اس کی یہ نحوست، اس کی یہ نحوست آج دیکھ رہے ہیں، ہم دنیا میں، اس پر ہمارا ایمان ہے جس خطۂ زمین پر، جس زمانہ میں، جتنی دیر کے لیے، جتنے وقت کے لیے شریعت پر عمل ہوا کھلی ہوئی برکتیں خدا کی نظر آئیں، اس کے خلاف۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ (النساء - ۱۱۵)

(ترجمہ) اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اور مومنوں کے رستے کے سوا اور رستہ پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت) کے دن جہنم میں داخل کریں گے۔

جو اس کے خلاف کرے گا وہ دیکھ لے گا چاہے سو سو کا ہو جائے اور سر کاٹ کر رکھ دے اور ساری دنیا کے سامنے ناک رگڑے، تب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ عزت ملے گی، نہ راحت ملے گی نہ سکون، مسلمان کے لیے ایک ہی راستہ ہے اور وہ دین و شریعت کا۔

بشکریہ "تعمیر حیات"، لکھنؤ
۲۵ جون ۱۹۸۷ء

القادر پرنٹنگ پریس فون: ۷۷۲۲۷۲۸

www.abulhasanalinadwi.org